مولای صل وسلم دائما ابدا　درسِ حدیث　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

ہر انسان کے لیے استغفار ضروری ہے، جنت کا استحقاق کسی کو حاصل نہیں ہے !
''تبلیغ'' پر اجر ہے ''تکبُّر'' پر نہیں، مُبلّغ کے دماغ میں تکبر آجائے تو تبلیغ نہیں رہتی !

(درسِ حدیث نمبر ۱/۷ ۱۲۵ ۸؍ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ/ ۸؍ جون ۱۹۸۴ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں استغفار کی فضیلت آئی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا رہے اور یہ بھی چاہتا رہے کہ خداوندِ کریم تو میرے گناہوں کو چھپائے بھی رکھ بلکہ حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ یہ انسان پر خدا تعالیٰ کا ایک انعام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو چھپائے رکھے !

ناشکری اور بے پروائی :

اور یہ بڑی بے پروائی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو کسی بندے کے عیب کو چھپا لے اور وہ خود اپنے عیب کا چرچا کرتا پھرے کہ میں نے یہ غلطی کی ہے میں نے یہ گناہ کیا ہے میں نے یہ کام کیا ہے یہ غلط ہے اللہ کو پسند نہیں ہے ! اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک احسان بتلایا ہے کہ کسی طرح گنہگار کا کوئی گناہ چھپا بھی رہے اس پر پردہ پڑا رہے یہ خدا کا احسان ہے ! تو اس احسان کا شکر کرے، اگر وہ دوسروں پر اپنے عیوب جو خدا نے چھپائے رکھے ہیں ظاہر کرتا پھرتا ہے تو گویا خدا کی ناشکری کر رہا ہے ! خدا نے تو اس کے ساتھ احسان فرمایا ہے کہ اس کا پردہ چاک نہیں کیا اور وہ خود

اپنے بارے میں کہتا پھرتا ہے کہ میں نے یہ جوا کھیلا ، میں نے یہ کام کیا ، میں نے فلاں کام کیا ، یہ غلط ہے اگر خدا نے پردہ رکھا ہے تو اس سے بس استغفار کرتا رہے یہی بتایا ہے اور اسی کو پسند فرمایا ہے !

نیک و بد کا قصہ :

دوسری چیز بعض دفعہ یہ ہو جاتی ہے کہ جو آدمی مسئلہ جانتا ہے جب وہ دوسرے کو بتلاتا ہے تو اس میں کبھی کبھی یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ اپنے آپ کو اچھا سمجھنے لگتا ہے ! اور یہ بات کہ میں اچھا ہوں اگر دماغ میں آجائے تو وہیں اس کا درجہ خدا کے ہاں گھٹ جائے گا ! !

تو جو مسئلہ جانتا ہے جب دیکھے کہ اس پر عمل نہیں ہو رہا اس کے خلاف ہو رہا ہے تو وہ کیا کرے ؟ بتائے یا نہ بتائے ؟ بتائے ضرور ، نہیں بتائے گا تو گناہ ہوگا ! تو مطلب یہ ہوا کہ مسئلہ بھی بتلائے اور اپنے آپ کو یہ سمجھے کہ یہ خدا کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں کہ میں اسے بتلا رہا ہوں ! !

یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس سے اچھا ہو گیا کیونکہ اچھے اور نہ اچھے ہونے کا مدار تو خدا کے قرب پر ہے ، خدا کی پسند پر ہے جو ہم سے غائب ہے جس کا پتہ نہیں چل سکتا ! ! !

سبق آموز قصہ :

ایک واقعہ اسی طرح سے آتا ہے کہ دو آدمی تھے بنی اسرائیل میں ، ان میں آپس میں بڑی محبت تھی مُتَحَابَّیْنِ لیکن رنگ ہر ایک کا الگ تھا ، ایک مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ خوب زیادہ عبادت کرتا دوسرا جو تھا اس کی زندگی پاکیزہ نہیں تھی گناہ کے کام کرتا رہتا تھا ! !

یہ آدمی جو نیک تھا اس کا دوست تھا اسے سمجھاتا رہتا تھا اور کہتا تھا کہ جو تو یہ برے کام کرتا ہے یہ کم کر ان میں کمی لا ، برے کاموں سے باز آجا اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِیْهِ ! یہ (جواب میں) کہتا تھا کہ بات تو ٹھیک کہتے ہو مگر گناہگار ہوں وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ ! یہ تنگ آجاتا تھا تو کہہ دیتا تھا کہ بس میں جانوں میرا خدا جانے خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ ! ایسے بھی کہہ دیتے ہیں لوگ اب بھی کہہ دیتے ہیں جو زیادہ تنگ آجائیں کوئی زیادہ تنگ کرے تو پھر یہی کہہ دیتے ہیں وہی وہ کہہ دیتا تھا کہ خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ مجھے اور میرے پروردگار کو بس تم چھوڑ دو ، میں جانوں خدا جانے ، میرا اور خدا کا معاملہ ہے ! !

بس ایک دن اس نے دیکھا کہ یہ کسی ایسے برے کام میں لگا ہوا ہے جس کو اس نے بہت برا سمجھا اور کہنے لگا کہ باز آجا اَقْصِرْ ! اس نے پھر وہی کہا اور یہ بھی کہا اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِیْبًا کیا تجھے خدا نے میرے اوپر نگران مقرر کیا ہے کہ تو میری نگرانی کرتا رہے، میری سپروائزری کرتا رہے ! ! ؟ (تو یہ نیکی کرنے والا) کہنے لگا وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ اَبَدًا وَلَا یُدْخِلُکَ الْجَنَّۃَ اس (نیک) آدمی نے کافی سخت جملے کہے، کہنے لگا خدا کی قسم اللہ تجھے کبھی بھی معاف نہیں کرے گا اور کبھی تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا ! !

یہ اس آدمی کی زبان سے جو اسے واعظ کہہ رہا تھا جملے نکلے، یہ بہت بڑا دعویٰ ہے ! زندگی اور موت کا تو پتہ کوئی نہیں ہوتا، بہت قصے ایسے ہوتے رہتے ہیں کہ ذرا سی دیر میں دو آدمی مر گئے دوست مر گئے میاں بیوی مر گئے، بہت سارے واقعات ایسے ہوتے رہتے ہیں ! تو اس میں بھی اسی طرح ہوا فَبَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْھِمَا مَلَکًا تو ان دونوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیجا اس نے ان کی روح قبض کر لی ! یہ دونوں جمع ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے جو گنہگار تھا اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ کہ تو جنت میں چلا جا اور فرمایا بِرَحْمَتِیْ میری رحمت کی وجہ سے ! !

جنت کا استحقاق کسی کو حاصل نہیں ہے :

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتادیا کہ استحقاق تو کبھی بنتا ہی نہیں کہ کوئی آدمی یہ سمجھ لے کہ میرا حق ہے کہ میں جنت میں جاؤں یہ تو بنتا ہی نہیں ہے ! بس یہی ہے کہ خدا کی رحمت ہی سے جانا ہے ! یہ مسئلہ تو ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیا ہے سمجھا دیا ہے کہ یہ کبھی سمجھنا ہی نہیں کہ فلاں عمل کی وجہ سے میں جنت میں چلا جاؤں گا ! میں نے اتنی نیکیاں کی ہیں کہ ساری زندگی نیکی میں گزاری ہے تو میں ضرور بخشا ہی جاؤں گا یہ نہیں ہے ! بس یہی ہے کہ خداوندِ کریم چاہے تو بخش دے گا اور اس کی رحمت ہوگی تو بخشا جائے گا ! تو اس آدمی نے یہ کہا تھا کہ تیری کبھی بخشش نہیں ہوگی، خدا تجھے جنت میں نہیں لے جائے گا ! اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو بلا لیا جو گنہگار تھا اس سے فرمایا کہ جاؤ میری رحمت سے !

اور دوسرے سے کہا اَتَسْتَطِیْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰی عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ [1] کیا تو یہ کرسکتا ہے کہ میری رحمت کو روک دے کہ وہ کسی بندے تک نہ پہنچ سکے ؟ فلاں تک پہنچے اور فلاں تک نہ پہنچے یہ تو کرسکتا ہے ؟ تو کہنے گا کہ نہیں، صحیح بات یہ ہے کہ میں یہ نہیں کرسکتا، کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کردے کہ تو اس بندے پر رحم نہ کھانا اس پر اپنی رحمت نہ کرنا، کوئی مجبور نہیں کرسکتا !

تو فرمایا (فرشتوں کو اللہ نے) کہ اس کو تم اسی گناہ کی وجہ سے جو اس نے زبان سے کیا جہنم میں لے جاؤ ! ! اس کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اس کو سزا دے دی ! ! !

مُبَلِّغ حضرات کے لیے تنبیہ :

اس میں میں اتنی بات عرض کرنی چاہتا ہوں سمجھانے کے لیے کہ ایک آدمی گناہ کرتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز اور بڑا ہی قصور وار سمجھتا رہتا ہے (مگر) رک نہیں سکتا گناہ سے ! اس سے گناہ ہوجاتا ہے جب گناہ ہوجاتا ہے تو پھر پچھتاتا ہے ! پھر ہوجاتا ہے پھر پچھتاتا ہے ! تو اس آدمی کی قسم یہی معلوم ہوتی ہے (جو حدیث شریف میں آئی ہے)

اور بعض دفعہ ایسے ہوتا ہے کہ ایک آدمی نصیحت کرتا ہے کسی کو اور اس کے دماغ میں اور اس کے دل میں بڑائی آتی ہی چلی جاتی ہے ! وہ جو بڑائی آتی چلی جاتی ہے تو وہ '' کِبْر '' ہوگیا ! وہ تبلیغ نہیں رہی ! اس تبلیغ کے اندر تکبر کا پہلو بڑھ گیا ! تو تبلیغ پر تو اجر ہے ! تکبر پر تو اجر نہیں ہے (بلکہ گناہ ہے) ! تو اس طرح کی چیز اگر مبلغ کے دماغ میں پیدا ہو رہی ہے کہ میں بہت اچھا ہوں میں بہت برتر اور بالا ہوں تو پھر اسے ڈرنا چاہیے ! اسے استغفار کرنا چاہیے اس کیفیت سے جو اس کے دل میں یہ خرابی پیدا ہوگئی ہے ! اور اسے خود نظر آنی چاہیے کیونکہ شریعت نے تو بہت باریک باریک چیزیں بتلا رکھی ہیں تو اسے ڈرنا چاہیے کہیں اس بات پر میری گرفت نہ ہوجائے ! تو اللہ تعالیٰ کو جو چیز پسند آجائے اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور جو چیز ناپسند ہو اس کی قیمت کم ہوجاتی ہے ! !

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم رقم الحدیث ۲۳۴۷

تبلیغ کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ بات سمجھا کر کہہ دی جائے اس کے بعد ماننا یا نہ ماننا یہ اس آدمی کا کام ہے اس کا پیچھا کرتے رہنا یہ مبلغ کا کام نہیں ہے، مبلغ کا کام یہی ہے بس اور اتنے ہی سے فائدہ ہو جاتا ہے وہ خود ہی پھر ٹھیک چلتا ہے نیکی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے ! اور اگر وقت نہ آیا ہوا بھی اس کی ہدایت کا تو پھر اس سے فائدہ نہیں ہوتا، اس کی ہدایت ہونی ہے پندرہ سو دفعہ کہنے کے بعد تو ہلکے ہلکے، ہلکے ہلکے کہتے رہیں جب پندرہ سو دفعہ کہیں گے تو پھر جا کر اس کے دماغ میں بات آئے گی کہ ہاں اب کچھ سوچوں گا تو یہ ضروری نہیں کہ جب آپ نے کہی فوراً اثر ہو جائے، نہیں ہوتا ایسے، ہوتا ہی نہیں اثر، بلکہ مرتے وقت مرنے سے پہلے پہلے ہو جاتا ہے ! !

انسان اپنے عمل کا وزن متعین نہیں کر سکتا :

انسان خود اپنے عمل کی اور اپنے درجہ کی قیمت ڈال لے اپنی حد مقرر کر لے اپنا وزن مقرر کر لے اس کا اختیار نہیں دیا گیا اور اگر کوئی ایسے کرتا ہے تو جو اس نے نیکیاں کی ہیں وہ سب بے وزن ہو جائیں گی ! کیونکہ اس نے اپنی نیکیوں کی قیمت خود ڈالنی شروع کر دی اور خود ان نیکیوں پر ناز شروع کر دیا یہ غلط ہے یہ نہیں کر سکتا ! ! !

صحیح مقام .... نیکیاں بھی ، استغفار بھی :

بس مقام صحیح یہی ہے کہ نیکیاں کرتا رہے استغفار بھی کرتا رہے اور خدا سے اس کی رحمت کا طالب ہو اس کی رضا کو طلب کرتا رہے ! استغفار کرنے کی بات یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے ہیں جب سلام پھیرتے ہیں تو حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے مختلف طریقے کر کے دکھائے ہیں نماز کے بعد ! ایک طریقہ یہ ہے کہ تین دفعہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہُ کہے اور پھر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ .....[1] تو ابھی تو نماز کا سلام پھیرا ہے ! نماز تو خالص خدا کی عبادت ہے بلا شرکت غیر ! اور پھر استغفار کرتا ہے ! ؟

عبادت کے بعد استغفار اور اس کی حکمت :

قرآنِ پاک میں آتا ہے کہ ﴿ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ﴾ [2] ان (صحابہ) کا

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الصلوۃ رقم الحدیث ۹۶۱ [2] سُورۃ الذاریات : ۱۸

دنیا میں یہ حال تھا کہ یہ رات کو کم وقت آرام کرتے تھے رات کو کم سوئے اور عبادت میں رات گزاری اور صبح کو استغفار کرتے تھے ! تو استغفار کا جوڑ بظاہر تو یہ نظر آتا ہے کہ رات گناہ میں گزاری اور صبح استغفار کرتے ہیں ! (مگر) یہاں ایسا نہیں ہے بلکہ رات عبادت میں گزاری اور صبح استغفار کرتے ہیں ﴿ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴾[1] تو معلوم ہوا کہ انسان کا اصل مقام یہ ہے کہ وہ استغفار ہی کرتا رہے چاہے اس نے عبادت ہی کی ہو ! کیونکہ عبادت بھی کما حقہٗ نہیں ہوسکتی اس کا پورا حق ادا نہیں کیا جا سکتا !

مثال سے وضاحت :

اگر کسی بڑے کے پاس آپ جائیں اور اس کے ادب و آداب پورے نہ کر سکیں تو یہ بھی ایک طرح کی کوتاہی ہوگی ! اور بادشاہوں کے ہاں پہلے زمانے میں یہ تھا کہ جو آدمی آتا تھا انہیں بادشاہ کی طرف دیکھنے کی اجازت ہوتی تھی اور دوسری طرف دیکھنا معیوب تھا آدابِ شاہی کے خلاف تھا ! اس حرکت پر اس کو دربار سے اٹھایا بھی جا سکتا تھا ! تو انسان جب خدا کے سامنے پیش ہوتا ہے نماز پڑھتا ہے تو اس کا دل کبھی اِدھر جا رہا ہوتا ہے کبھی اُدھر جا رہا ہوتا ہے سب طرح کی باتیں ذہن میں آتی رہتی ہیں جو چیز بھولا ہوا ہوتا ہے وہ بھی یاد آتی رہتی ہے تو یہ حق تو نہیں ادا کر رہا ! اور اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ جیسے ظاہر کو جانتا ہے ویسے باطن کو بھی جانتا ہے چاہے ظاہر کرو چاہے دل کے اندر بات ہو وہ ہر طرح سے جانتا ہے ! لہٰذا اس کا حق ادا نہیں ہوتا ! !

تو اس واسطے انسان کو جنابِ نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامْ نے اس کا مقام سمجھا دیا بتلا دیا کہ بس تیرا مقام جو ہے وہ یہی ہے کہ تو عبادت بھی کرتا رہے نیکی بھی کرتا رہے اور استغفار بھی کرتا رہے ! ! اور نیکی پر بھروسہ مت کر صرف خداوند کریم کی رحمت پر نگاہ رکھ یہ انسان کو بتلایا گیا ! چاہے انسان گنہگار ہو چاہے انسان نیکوکار ہو، چاہے جاہل ہو اور چاہے وہ ہو جو سبق پڑھا ہوا ہے، سب کے لیے ایک ہی جیسی تعلیم ہے ! اور خدا کے لیے سب ایک جیسے ہیں جو عمل کرنا چاہیے وہ سب کو بتایا گیا ہے ! ! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرمائے، آمین ! (مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اگست ۲۰۰۲ء)

---

[1] سُورۃ الذاریات : ۱۸